# 9۔ مولانا ظفر علی خاں ـــــ چراغ حسن حسرت

## مشکل الفاظ کے معانی

**صفحہ نمبر 76:** ○ **جمیندار:** زمیندار ○ **بال پریشان تھے:** بال بکھرے ہوئے تھے ○ **گدیلے:** گدے والے ○ **پانوں کی جگالی کرنا:** پان کو مسلسل چبانا ○ **نیم باز:** اَدھ کھلی ○ **گلوری:** لپٹا ہوا پان ○ **کلے میں:** جبڑے کے اندر ○ **مطب:** حکیم کی دُکان، ○ **اہل وعیال:** بیوی بچے ○ **کولمبس:** مشہور سیاح جس نے امریکہ دریافت کیا تھا ○ **مقالہ افتتاحیہ:** ابتدائی مقالہ ○ **فکاہات:** لطیفے، مزاحیہ تحریر ○ **برہم ہوگئی:** ختم ہوگئی، اُجڑ گئی

**صفحہ نمبر 77:** ○ **قبہ شکم:** پیٹ کا گنبد، موٹا پیٹ ○ **گنبد فلک:** آسمان کا گنبد ○ **ہمسری:** برابری ○ **گرانڈیل توند:** بہت بڑھا ہوا پیٹ ○ **عمامہ:** پگڑی ○ **راؤنڈ ٹیبل کانفرنس:** گول میز کانفرنس اس سلسلے کی تین کانفرنسیں ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۱ء، اور ۱۹۳۲ء میں لندن میں منعقد ہوئیں ○ **سائمن کمیشن:** برطانوی حکومت کا نمائندہ وفد جس نے ۱۹۲۷ء میں ہندوستان کا دورہ کیا تھا ○ **حکایت:** کہانی ○ **چنداں:** اس قدر، تھوڑا سا ○ **کھینچا تانی:** اختلاف، بحث ○ **برکن ہیڈ:** مشہور برطانوی سیاستدان ○ **بالڈون:** برطانیہ کا سابق وزیر اعظم ○ **پنڈ چھوڑا:** پیچھا چھوڑا ○ **زمیندار:** مولانا ظفر علی خاں کے اخبار کا نام، اس اخبار نے تحریکِ آزادی میں مسلم لیگ کے ترجمان کے طور پر اہم کردار ادا کیا ○ **شانہ:** کندھا ○ **ماجرا:** کہانی ○ **صبح کاذب:** صبح کی ابتدائی ہلکی روشنی

**صفحہ نمبر 78:** ○ **شرف رفاقت:** دوستی کا اعزاز ○ **نہ جائیو:** مت جانا ○ **نڈھال:** تھکا ہوا ○ **ڈنٹر پیلنا:** ایک ورزش جس میں بازوؤں کے زور پر جسم کو زمین سے اٹھایا جاتا ہے ○ **آنکھوں تلے موت کا نقشہ پھر گیا:** موت سامنے نظر آنے لگی، بہت زیادہ خوف محسوس ہوا ○ **مضمحل:** کمزور ○ **قولنج:** اپنڈکس، بڑی آنت کا درد، ○ **تدبیر کارگر ہوئی:** حربے نے کام کر دکھایا ○ **تہیہ:** پختہ ارادہ ○ **مگدر:** وہ بھاری لکڑی جو ورزش کے لیے ہاتھ سے اُٹھاتے ہیں ○ **برق ہیں:** ماہر ہیں ○ **پیراکی:** تیرنا ○ **طبیعت لہرائی:** طبیعت مچل گئی، جوش آ گیا ○ **تحسین و آفرین:** شاباش اور تعریف، واہ واہ ○ **غلغلہ:** شور، دھوم ○ **صیغہ:** محکمہ ○ **افسر الملک:** ریاست حیدر آباد (دکن) کی فوج کا ایک عہدہ

**صفحہ نمبر 79:** ○ **اشعار کی بندش:** شعروں کی بنت ○ **بحیرۂ قلزم، لندن کی ایک صبح، رامائن کا ایک سین:** مولانا ظفر علی خاں کی مشہور نظموں کے عنوانات ○ **قلب:** دِل ○ **لطیف:** نازک، پاکیزہ ○ **شعر خوانی:** شعر پڑھنا، ○ **شاد:** مشہور شاعر شاد عظیم آبادی ○ **کئی دَور ہو گئے:** شراب کئی بار پی لی گئی ○ **سلیقہ:** قرینہ ○ **نگاہ مست ساقی:** شراب پلانے والے کی مست نگاہ ○ **مفلسی:** غربت ○ **اُوپر کا سانس اُوپر اور تلے کا تلے رہ گیا:** محاورہ ہے جس کا مطلب ہے شدید حیرت ہونا ○ **بر سبیل تذکرہ:** باتوں باتوں میں، تذکرے کے طور پر

**صفحہ نمبر 80:** ○ **خواجوئے وقت:** وقت کا عظیم شاعر ○ **زلف عنبر بار:** عنبر کی خوشبو بکھیرنے والی زلف

○ **کژدم**: بچھو ○ **اژدر**: اژدھا، بہت بڑا سانپ ○ **حکیم فقیر محمد صاحب چشتی**: لاہور کے مشہور طبیب ○ **مسہل**: وہ دوا جس سے دست آئیں ○ **فی یوم**: ایک دِن میں ○ **عنقا**: ایک فرضی پرندہ، نایاب چیز ○ **کم بختو**: بدنصیبو ○ **ملعونو**: لعنتیو ○ **غائب غلہ ہوجانا**: بالکل غائب ہو جانا ○ **راقم**: لکھنے والا ○ **عموماً**: عام طور پر ○ **کتابت کی صحت**: تحریر کی درستی ○ **کاتب**: لکھنے والا، خوش نویس ○ **عموماً**: عام طور پر ○ **غل غپاڑا**: شوروغوغا، ہنگامہ ○ **کاپی**: چھپنے کے لیے تیار شدہ اخبار ○ **مہمل**: بے معنی، غیر واضح ○ **مراسلہ**: خط، چٹھی ○ **تصحیح**: درستی ○ **عبارت چست نہیں**: تحریر موثر نہیں ○ **کوئی دائرہ بھی تو صحیح نہیں**: دائرے والے حروف غلط انداز سے لکھے ہوئے ہیں ○ **کلامِ الٰہی**: قرآن پاک ○ **غضب خدا کا**: خدا کا عذاب ہو ○ **از سرِ نو**: نئے سرے سے ○ **مرتب کرنا**: ترتیب دینا

## سبق کا خلاصہ

دس برس قبل میں اخبار نئی دُنیا میں کام کرتا تھا۔ میری ذمہ داریوں میں مقالہ افتتاحیہ اور فکاہیہ کالم لکھنا شامل تھا۔ چونا گلی میں نئی دُنیا کے دفتر کے باہر ایک طرف عصرِ جدید پریس اور دوسری طرف حکیم غلام مصطفیٰ کا مطب تھا۔ نئی دُنیا کے دفتر والے مکان ہی میں مولانا شائق عثمانی بھی اپنے اہل وعیال سمیت رہائش پذیر تھے ایک روز کسی نے آ کر کہا جمیندار صاحب آئے ہیں۔ میرے پوچھنے پر مولانا شائق نے وضاحت کی کہ مولانا ظفر علی خاں آئے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے مولانا ظفر علی خاں کی صرف تصویریں ہی دیکھی تھیں اور سمجھتا تھا کہ مولانا کی بڑی سی توند ہوگی لیکن انہیں دیکھ کر مایوسی ہوئی کیونکہ توند تھی نہ عمامہ۔ میں نے سوچا یہ کیسے لیڈر ہیں۔ مولانا آتے ہی سیاسی موضوعات پر گفتگو کرنے لگے میں چاہتا تھا کہ شعروشاعری کے متعلق بات چیت ہو۔ میں میر وغالب کا تذکرہ کرتا لیکن مولانا ظفر علی خاں سائمن کمیشن کی آمد پر تبصرہ کرنے لگتے مجبوراً حاضرین محفل خاموش ہوکر مولانا کی باتیں سننے لگے۔ میں لاہور آیا تو کچھ روز زمیندار کے دفتر میں رہا۔ رات کے پچھلے پہر کسی نے مجھے اُٹھایا۔ دیکھا تو مولانا ظفر علی خاں سرہانے کھڑے تھے۔ بولے میرے ساتھ سیر کو چلو۔ مجھے قاضی احسان اللہ نے بتایا تھا کہ مولانا صبح سخت ورزش کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ سیر پر مت جانا۔ میں نے بخار، سر درد اور قولنج کا بہانہ کیا۔ مولانا علاج کے متعلق مشورے دے کر چلے گئے۔ میں نے خدا کا شکر کیا۔ یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ مولانا توند سے کیوں محروم ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مولانا دوڑ لگانے، ڈنٹر پیلنے، نیزہ بازی، شہسواری، پیراکی، کشتی گیری اور نشانہ لگانے میں بھی ماہر ہیں۔ حیدر آباد کی ملازمت کے دوران میں نیزہ بازی کا شاندار مظاہرہ کرنے پر ان کی خدمات فوج کے سپرد کر دی گئی تھیں۔ بعد میں افسر الملک سے اختلافات کے باعث مستعفی ہوئے تھے۔

ایک مرتبہ ایک صاحب سے مولانا کی شاعرانہ استعداد کے متعلق بحث ہوگئی۔ اِن کا موقف تھا کہ مولانا زبان ومحاورہ کے اُستاد ہیں لیکن اِن کا دِل محبت کے لطیف جذبات سے محروم ہے۔ میں نے مولانا کا ایک

رومانوی شعر سنایا تو وہی صاحب بے خود ہو گئے۔ میں نے بتایا کہ ظفر علی خاں کا شعر ہے تو بہت حیران ہوئے۔ مولانا نے اپنی تمام نظمیں بہت تھوڑے وقت میں کہی ہیں۔ ایک نظم پر آدھ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگتا تھا ورنہ اکثر شاعروں کا یہ حال ہے کہ حکیم سے مسہل لے کر ایک یوم فی شعر کہنے کے قابل ہوتے ہیں یا پھر بیوی بچوں کو پیٹتے جھڑکتے ہیں کہ ان کا شور وغل شعر کی آمد میں رُکاوٹ بن گیا۔ ظفر علی خاں ایسے نہیں تھے۔ وہ شعر ایسے کہتے تھے جیسے عام لکھنے والے نثر لکھتے ہیں۔

مولانا ظفر علی موجود ہوتے تو دفتر میں بڑی چہل پہل رہتی تھی۔ نظم لکھ کر سب کو سناتے نت نئی تجاویز پیش کرتے کوئی اچھا شعر کہتا یا مضمون لکھتا تو حوصلہ افزائی کرتے۔ ایک مرتبہ میری ایک تحریر پر خوش ہو کر اپنا بٹوا نقدی سمیت مجھے دے دیا پھر بھی لوگ دُعائیں مانگتے کہ مولانا دفتر سے چلے جائیں۔ مولانا کو اخبار کی زبان اور کتابت کا بہت خیال رہتا تھا۔ ایڈیٹر اور کاتب مصیبت میں مبتلا رہتے۔ مولانا کاپی دیکھ کر زبان و بیان اور کتابت کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے۔ وہ کہتے کہ ایک ایک کالم میں پچاس پچاس غلطیاں ہیں۔ قرآن کی آیت تک غلط لکھی ہے۔ اخبار کا ستیاناس کر دیا۔ کاپیاں جلا دو۔ دوبارہ اخبار مرتب کرنے کا اب وقت نہیں لہٰذا اعلان کر دو کہ کل اخبار نہیں نکلے گا۔ اخبار کو بند کر دو۔ میں یوں اخبار نہیں نکالنا چاہتا۔

## مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب لکھیے۔

**الف: کیا سبب تھا کہ مولانا توند سے محروم تھے؟**

**جواب:** مولانا ظفر علی خاں ورزش کے عادی تھے۔ علی الصباح دوڑ لگاتے اور ڈنٹر پیلتے تھے۔ اسی لیے وہ توند سے محروم تھے۔

**ب: صبح کاذب کے وقت مولانا ظفر علی خاں کے معمولات کیا تھے؟**

**جواب:** مولانا ظفر علی خاں رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر نہر کے کنارے میلوں دوڑ لگاتے اور اس کے بعد ڈنٹر پیلتے تھے۔ اس کے بعد نمازِ فجر ادا کرتے تھے۔

**ج: مصنف صبح کے وقت مولانا کے ساتھ سیر پر جانے سے کیوں گریزاں تھے؟**

**جواب:** مصنف کو قاضی احسان اللہ نے بتا دیا تھا کہ مولانا، صبح کاذب کے وقت لمبی دوڑ اور ڈنٹر پیلنے کے بعد نماز ادا کرتے ہیں۔ تم سیر پر ساتھ گئے تو تمھیں بھی یہ سب کچھ کرنا ہوگا، اسی لیے مصنف نے بخار، سر درد اور قولنج کا بہانہ بنا کر ساتھ جانے سے معذوری ظاہر کر دی۔

**د: سبق میں مولانا کی کن کن نظموں کا ذکر آیا ہے؟**

**جواب:** سبق میں مولانا ظفر علی خاں کی نظموں ''بحیرۂ قلزم''، ''لندن کی ایک صبح'' اور ''رامائن کا ایک سین'' کا ذکر آیا ہے۔